نقش آغاز

افغانستان کی تحریک طالبان اور امارت اسلامی افغانستان
ملا محمد ربانی اور مولانا سمیع الحق کا خطاب

پچھلے ہفتہ افغانستان کے صدر ملا محمد ربانی تحریک طالبان اور اسلامی امارت افغانستان کے اہم زعماء، وزراء کابینہ کے ساتھ پاکستان کا اہم دورہ کیا۔ قیام اسلام آباد کے دوران ۲۵ مارچ کی شام کو اسلام آباد میں جمعیت علماء اسلام کے قائد مولانا سمیع الحق نے علماء اور اہم صحافی حضرات کے تقریباً ستر رکنی وفد کے ساتھ ملا ربانی اور ان کے ساتھیوں کے درمیان ایک نشست ہوئی۔ اس تعارفی اور استقبالیہ نشست میں قائد جمعیت مولانا سمیع الحق کے استقبالیہ خطاب اور جواب میں ملا محمد ربانی صاحب کے خطاب سے تحریک طالبان کے اہم اہداف و مقاصد، حکومتی طریق کار، آئندہ عزائم پر روشنی پڑتی ہے۔ وہ دونوں تقاریر اور خطابات من وعن شائع کیے جارہے ہیں۔ (ادارہ)

قائد جمعیت حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ نے فرمایا کہ میرے واجب الاحترام عزت مآب جناب ملا محمد ربانی صاحب حفظہ اللہ اور میرے محترم علماء کرام و مہمانان گرامی یہ ہمارے لئے انتہائی خوشی اور سعادت کا موقع ہے کہ آج ہم اپنی سرزمین پاکستان میں اور پھر اپنے ساتھ ایک ایسی جماعت حقہ کو دیکھ رہے ہیں۔ جنہوں نے صدیوں بعد الحمدللہ اس گلشن محمدیؐ کو جو امت محمدیؐ کا اثاثہ ہیں یعنی اسلامی ممالک اس ایک ملک میں شریعت محمدیؐ کی روشنی میں اسلامی نظام کی روشنی میں ایک اسلامی حکومت اور امارت قائم کردی ہے۔ یہ خواب صدیوں کا خواب تھا اور جس کو پورا عالم کفر متفق ہوکر شرمندہ تعبیر نہیں ہونے دیتا اور جہاں اس نے قدم جمائے تھے؛ جہاں اس کے استعماری اور سامراجی ایجنٹ تھے تقریباً ۵۲، ۵۳ اسلامی ممالک سب کے سب ان کے نرغے میں تھے اور مسلمان اپنی دین، اپنی شریعت، اپنے نظام کیلئے تڑپتے ہوئے بھی اس سے محروم رکھے گئے ہیں۔ ایسے حالات میں اللہ تعالیٰ نے علیٰ رغم الیہود والنصریٰ، علی رغم الامریکہ والبرطانیہ اللہ تعالیٰ نے آپ حضرات کو اٹھایا، آپ کی نصرت فرمائی اور آپ کو توفیق دی اور آپ نے ایک سرزمین پر اللہ تعالیٰ کے دین کے قیام کا اعلان فرمایا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ تاریخ کی سب سے بڑی قربانی کا نتیجہ جو عظیم جہاد افغانستان کی شکل میں چودہ، پندرہ سال دی گئی اور پندرہ لاکھ سے زیادہ افراد شہید ہوئے، لاکھوں افراد برباد ہوگئے۔ افغانستان کے غیور مسلمانوں نے علماء، طلباء اور دیندار لوگوں نے

مسلسل ایک جہاد سے عزیمت واستقامت کا ایک ایسا عظیم باب رقم کیا کہ میرے خیال میں پوری تاریخ میں اتنی طویل قربانی نہیں دی گئی ۔ یہ صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے جاں بحق ہونیوالے افراد کا جذبہ ایمان تھا ، جس نے روس جیسے سپر طاقت کو تہس نہس کیا ۔ اس کے بعد ان کی قربانیوں کی بدولت افغانستان آزاد ہوا ۔ پھر بد قسمتی سے جہادی قوتوں نے اس عظیم قربانیوں کا احساس نہ کیا اور آپس کے جھگڑوں میں پڑھ گئے ۔ اور خانہ جنگی شروع ہوگئی ۔ ہم لوگ پریشان تھے ۔ ہماری کوششیں اس وقت بھی تھی ۔ جہادی قوتوں کے سارے اکابر ہمارے بھائی تھے ۔ انہوں نے اچھا رول ادا کیا تھا ۔ لیکن جب لڑ پڑے ہم نے پھر اصلاح کی کوششیں کی ۔ یہاں کے بہت سے مخلص لوگ جن میں سے ایک جنرل (ر) حمید گل صاحب جو یہاں بھی تشریف فرماہیں ، علماء کرام نے حتیٰ کہ خانہ کعبہ کے امام کو لیکر وہاں بار بار لے گئے کہ یہ لوگ آپس کی خانہ جنگی ختم کرکے اسلامی نظام نافذ کرے ۔ امن قائم کریں اور اللہ تعالیٰ کی نعمت آزادی کی قدر کریں ۔ لیکن افسوس ساری چیزیں رائیگاں گئیں ۔ ہم پریشان تھے کہ یا اللہ اتنی بڑی قربانی امت کی کیسے ضائع ہورہی ہے ۔ پندرہ لاکھ شہید ہوگئے اور میں سوچتا ہوں کہ یا اللہ تیرے دین کیلئے اس سے بڑی قربانی کون دیگا ۔ بظاہر یہ لگ رہا تھا کہ وہ قربانی ضائع ہورہی ہے ۔ اتنے میں اللہ تعالیٰ کی نصرت ظہور پذیر ہوئی اور وہاں کے بچے طالبان جو باہر کی کوئی قوت نہیں تھی ، وہاں کے نونہال تھے ، وہاں کے دین کیلئے سرفروشی کا جذبہ رکھتے تھے اور پندرہ سالہ جہاد میں مسلسل حصہ لے چکے تھے اللہ تعالیٰ نے ان کے ذریعہ ایک مثالی صورت پیدا کی کہ آپ لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے اٹھایا سب سے بڑا ہتھیار آپ کا نصرت خداوندی رہا ۔ جب سے طالبان اٹھے ہیں نہ خانہ جنگی ہوئی نہ محاذ آرائی ہوئی نہ خون بہا اللہ تعالیٰ نے نصرت کے دروازے کھول کر پوری زمین ان کیلئے مسخر کردی اور آج الحمدللہ ایک اسلامی حکومت قائم ہوچکی ہے ۔ طالبان کے بارے میں یہاں بھی پہلے مختلف خدشات تھے ، غلط فہمیاں تھیں لوگوں کو حقائق کا پتہ نہیں تھا اور پروپیگنڈے کا ایک طوفان اٹھ رہا تھا لیکن الحمدللہ کہ اب وہ بادل سارے چھٹ رہے ہیں ۔ غلط فہمیاں دور ہوگئی ہیں اور دشمن کا سارا پروپیگنڈہ بے اثر ہورہا ہے اور اب پاکستانی مسلمان ، عوام ، علماء بھی بڑی محبت سے آپ کو دیکھتے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ یہ آخری ایک قدم تھا جس کے ذریعہ امن قائم ہوسکتا ۔ طالبان کا کردار اگر یہاں سامنے نہ آتا تو یہ خونریزی کب تک جاری رہتی اور ہمیں فکر تھا کہ خدا نہ کرے دشمن چاہتا تھا کہ افغانستان ٹکڑے ٹکڑے ہوجائے ، لیکن آپ حضرات کی بروقت اقدام نے افغانستان کو ٹکڑے ٹکڑے ہونے سے بھی بچالیا اور وہاں امن قائم کردیا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ پورا عالم اسلام کو ایک نئی آس مل گئی ہے ۔ پورا عالم اسلام ایسے